بیان الحکمہ
تحقیقی مجلہ-6
http://bayan-ul-hikmah.salu.edu.pk

بیان الحکمہ [تحقیقی مجلّہ]
(2020ء)

Collective effects of charity in the light of Qur'an and Hadith

*Dr. Manzoor Hussain

**Prof. Dr. Zia uddin

ABSTRACT: The subject of almsgiving is very important, it makes us realize that it is our responsibility to clarify this subject in the light of Qur'an and Hadith so that the believers can understand its benefits and effects correctly and always do good deeds because this thing plays an important role in increasing the faith of the believers. Having a benefactor of every believer is a cause of many blessings and charities in his individual and collective life. Girls can fulfill their obligations so that they can solve the problems of the society whether it is individual or collective. The Qur'an also repeatedly invites us to believe that a believing person should possess many attributes. If he understands the needs of the society with his thoughts, then he will know how much responsibility is placed on him. One of the responsibilities about which many verses have been revealed in the Qur'an is charity and charity. Symbols have been declared to meet the needs of the neediest through this charity can be done.

Keywords: effects .charity .light Qur'an Hadith

* Federal Urdu University, Karachi
** Dean Faculty of Arts, Federal Urdu University, Karachi

صدقہ کے اجتماعی آثار وفوائد قرآن اور حدیث کی روشنی میں

مقدمہ

انفاق کا موضوع بہت اہمیت کا حامل ہے، یہ موضوع ہمیں اس بات کا احساس دلاتا ہے کہ ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ اس موضوع کو قرآن اور حدیث کی روشنی میں واضح کریں تاکہ مومنیں اسکے فواید اور اثرات کو صحیح طرح سمجھ سکیں اور اس عمل خیر کو ہمیشہ انجام دیتے رہیں کیونکہ اس چیز کا مومنیں کے ایمان کو زیاد کرنے میں اہم کردار ہے ہر مومن کا صاحب انفاق ہونا اسکی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں بہت سی برکات اور خیرات کا باعث ہے، بلکہ اگر اس کام میں مرد اور عورت بچے اور بچیاں اپنا کرار ادا کرنا چاہیں تو اسکے زریعہ معاشرے کی مشکلات خواہ انفرادی ہوں یا اجتماعی دور کرسکتے ہیں، قرآن مجید بھی ہمیں اس بات کی طرف بار بار دعوت دیتاہے کہ مومن انسان کو بہت سے صفات کا حامل ہونا چاہیے ان میں سے تہذیب نفس اور صاحب تفکر ہونے کے ساتھ معاشرے کی ضرورتوں کو سمجھے تب اسکو معلوم ہوگا کہ اس کے اوپر کتنی ذمہ داری عاید ہوتی ہے اسی ذمہ داریوں میں ایک جس کے بارے میں بھی قرآن میں بہت سی آیات نازل ہوئي وہ انفاق اور صدقہ ہے اس انفاق کو مومنیں کی علامتوں سے قرار دیا گیاہے اس انفاق کے زریعہ بہت سے محتاجوں کی ضررتوں کو پورا کیا جاسکتاہے۔

انفاق کا، معنالغت اور اصطلاح کے تناظر میں:

انفاق نفق سے نکلا ہے اور نفق لفظ عربی ہے اسکے دو معنی ہیں

[1] قطع ہونا یا جدا ہونا یا ختم ہونا، نفق کا دوسرا معنی سوراخ کرنا اور اس مادہ سے نفاق بھی ہے کہ انسان اپنی اصل ایمان کو چھپا تا ہے ایمان کو ظاہر نہیں کرتا راغب لفظ نفق کے بارے میں فرماتے ہیں مال کو خرچ کرنے کے علاوہ دوسرے چیزوں میں بھی ہو سکتا ہے [1] انفاق کے متعلق قرآن میں ارشاد ہو تا ہے:

وَ أَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فيهِ فَالَّذينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَ أَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبيرٌ .[2] اور جس (مال) میں اس نے تم کو (اپنا) نائب بنایا ہے اس میں سے خرچ کرو۔ جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور (مال) خرچ کرتے رہے ان کے لئے بڑا ثواب ہے۔

اسلام میں انفاق کی اہمیت

قرآن مجید میں انفاق کی اہمیت کے بارے میں بیان ہوا ہے:

الَّذينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَ الضَّرَّاءِ وَ الْكاظِمينَ الْغَيْظَ وَ الْعافينَ عَنِ النَّاسِ وَ اللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنينَ۔[3]

جو آسودگی اور تنگی میں (اپنا مال خدا کی راہ میں) خرچ کرتیہیں اور غصے کو روکتے اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں اور خدا نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے۔

اس آیہ مجید میں خداوند پرہیز گار لوگوں کا تعارف کروارہا ہے اور انسان کی چند صفات کو بیان کر رہا ہے ان صفات میں سے ایک ہے کہ یہ لوگ ہر حالت میں انفاق کرتے خواہ حالت امیری ہو یا حالت غریبی ان مومنین کوئی فرق نہیں کیوں کہ وہ انفاق کے عادی ہو چکے ہیں کیوں ذمہ داری سمجھتے ہیں اور دوسروں کے درد و غم کو اپنا درد و غم سمجھتے ہیں جس کے بارہ میں امام علی علیہ سلام نے فرمایا جو چیز اپنے لیے پسند کرتے ہو وہ چیز دوسروں کے لیے بھی پسند کرو جو چیز اپنے لیے پسند نہیں کرتے ہو وہ چیز دوسروں کے لے بھی پسند بھی نہیں کرو ان مومنین کے لے جو شرایط بھی پیش آیں تب انفاق کرنے سے پیچھے نہیں

ہٹتے ہیں کیوں ان کے دلوں میں یہ صفات نیک جگہ بنا چکی ہیں یہ نیک کام اللہ کی رضا کی خاطر کرتے ہیں، سوال کرنے والا سوال کرتا ہے صحیح ہے جو امیر حضرات ہیں وہ آسانی کے ساتھ انفاق کر سکتے ہیں لیکن وہ لوگ جو غریب ہیں وہ کیسے انفاق کریں گے؟ اس سوال کا جواب یہ کہ انفاق صرف مال اور دولت کو راہ خدا میں خرچ کرنے کو انفاق نہیں کہتے ہیں بلکہ انفاق کے بہت سے راستے ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ جس کے پاس علم ہو وہ لوگوں کو تعلیم دے کر انفاق کر سکتا ہے یا اگر اس کے پاس ہنر وہ کے ذریعہ معاشرے کے معاشرے کے جوانوں کو ہنر کی تعلیم دے کر انفاق فی سبیل اللہ کر سکتا ہے تاکہ معاشرے سے تنگ دستی دور کیا جا سکے اور بے روز گاری بھی دور ہو سکے ایسے نیک کاموں کے ذریعہ انسان اپنی ذات کو فایدہ دیتا ہے اور یہ کام امام صادق علیہ سلام کی نظر میں آخرت کا ذخیرہ بھی ہے اسکے ذریعہ معاشرے کو فایدہ بھی پنہچتا ہے۔[4]

امام جعفر صادق علیہ سلام صدقہ کی اہمیت کو بیان کرتے ہوے فرماتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ جَمِيعاً عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ: الْبِرُّ وَ الصَّدَقَةُ يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَ يَزِيدَانِ فِي الْعُمُرِ وَ يَدْفَعَانِ تِسْعِينَ مِيتَةَ السَّوْءِ.[5]

صادق فقر اور تنگ دستی کو دور کرتا ہے اور عمر میں اضافہ کا باعث بنتا ہے[6] اور ستر قسم کی بری موت سے نجات دیتا ہے

امام علی علیہ سلام فرماتے ہیں:

و قال علیه السّلام: سوسوا إيمانكم بالصّدقة، و حصّنوا أموالكم بالزّكاة، و ادفعوا أمواج البلاء بالدّعاء.[7]

ایمان کی صدقہ دینے کے ذریعہ حفاظت کریں اپنے مال کی زکات دے کر محفوظ کریں اور آنے والی بلایں دعا کر کے اپنے سے دور کریں۔[8]

ان روایات معصومین ع کے ذریعہ معلوم ہوتا ہے کہ معاشرے میں صدقہ کی کتنی اہمیت ہے صدقہ دے کر ہم کتنی بیماریوں کو معاشرے سے دور کر سکتے ہیں اور ایک آیت میں خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے ویوءثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصہ ومن یوق شح نفسہ فاوءلک ھم المفلحون جو کچھ انہیں دیا گیا ہے اپنے دلوں میں اس کی طرف سے کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتے ہیں اپنے نفس پر دوسروں کو مقدم کرتے ہیں چاہے انہیں کتنی ہی ضرورت کیوں ہو اور جو بھی اپنے کو حرص سے بچا لیتے ہیں وہی لوگ نجات پاتے ہیں۔[9]

انفاق کے اجتماعی فواید میں سے ایک فایدہ یہ بھی ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ انسانی روح کو بری صفات سے پاک و پاکیزہ بنا دیتا ہے مثلا بخل حرص حسد وغیرہ کی جگہ روح کو اچھی صفات سے اراستہ کرتا ہے مثلا دوسروں کے ساتھ دوستی رکھنا خیر خواہی اور ایثار و فداکاری جیسی صفات سے مومن مزین ہوتا ہے اور جب یہ صفات اس کی روح میں راسخ ہو جایں مومن خدا کی راہ میں وہ چیز خرچ کرتا ہے اللہ تعالی نے قرآن مجید میں نیک اور اپنی پسند کی چیزوں کو اپنی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا اور ارشاد فرماتا ہے لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون تم نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی محبوب چیزوں میں راہ خدا میں انفاق نہ کرو اور جو کچھ بھی انفاق کروگے خدا اسے باخبر ہے۔[10]

بر، کا. معنی لغت میں، وسعت ہے صحراءوسیع کو، بر کہتے ہیں کیونکہ اچھے کام کا نتیجہ بہت زیادہ ہے اسکا اثر دوسروں تک بھی پنچتا ہے خیر اور بر کے درمیان ایک فرق ہے بر اس چیز کو کہا جاتا ہے جو قصد اور اختیار کے ساتھ ہو اور خیر ہر قسم کی نیکی کو کہا جاتا ہے اگرچہ توجہ کے ساتھ نہ ہو بر کے معنا کو مفسرین نے بہت زیادہ بیان کیے ہیں بعض نے بر کو بہشت کے معنی میں لیا ہے، بعض نے پرہیز گاری اور تقوا کے معنے میں مراد لیا ہے وہ چیز جو آیات الہی ذریعہ معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ بر کے معنا بہت وسیع ہیں۔[11]

صدقہ کے اجتماعی آثار وفواید

صدقہ اور انفاق کے انفرادی اوراجتماعی فواید بہت زیادہ ہیں، صدقہ دینے والے کے علاوہ معاشرے کے لوگ بھی اس سے فایدہ اڈہاتے ہیں اگر معاشرے کے افراد اس دستور خداوندی پر عمل کریں توبرکات مادی اور معنوی اس معاشرے میں رہنے والے افراد کو خداوند عطا کرتا ہے یہ برکات اس شرط پر عطا ہونگی کہ وہ تقوا اختیار کریں اس وقت خداوند عالم ایسے انسانوں پر آسمان اور زمیں سے برکات نازل کرتا ہے اس کی مثال خدانے قرآن مجید میں یوں بیان کیاارشاد ہوتا ہے:

ولوان اھل القریء آمنوا وتقوای لفتحنا علیھم برکت من السمآءوالارض

اور اگر اہل قریہ ایمان لے آتے اور تقوا اختیار کرلیتے تو ہم ان کے لیے زمیں ! اور آسمان سے برکات کے دروازے کھول دیتے۔[12]

اگر معاشرے میں انفاق اور صدقہ رائج ہو جاءے توطبقاتی فاصلہ جو کہ افراد کے درمیان ہے وہ ختم ہو جایگا وہ افراد جو معاشرے میں بدحالی کی زندگی گذار رہے ہیں ان کے لیے ترقی کا ایک مرحلہ شروع ہو جاءیگا اورانفاق کے ذریعہ معاشرے سے فتنہ اور فساد دور ہو جاتا ہے صدقہ اور انفاق کے ذریعہ زمینیں آباد ہو جاتی ہیں اس کے زریعے معاشرے میں روز بروز ترقی کا مرحلہ شروع ہو جاتا ہے بے روز گار لوگوں کے لیے روز گار فراہم ہو جاتا ہے، جو لوگ بے ہنر ہیں انکو ہنر مند بنایا جا سکتاہیں یہ سارے کام مرحلے بہ مرحلے انجام دیے جاسکتے ہیں۔

صدقہ کے فوایدوآثار معاشرے میں

اگر معاشرے میں صدقہ کا رواج ہو جاے تو معاشرے سے ربا ختم ہو جاءے گا ربا جس معاشرے میں بھی ہو گا وہ معاشرے کبھی ترقی نہیں کر سکتا[13]

اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقت واللہ لایحب کل کفار اثیم. خدا سود خود کو برباد کرتا ہے اور صدقات میں اضافہ کر دیتا ہے اور خدا کسی بھی ناشکرے گناہ گار کو دوست نہیں رکھتا ہے 13 پیامبر ص فرماتے ہیں اذا اراد اللہ بقریۃ ھلا کا فیھم ربا اگر خدا کسی قریہ کو ختم کرنے کا ارادہ کرلے تو انکے درمیان ربا یعنی سود کا رواج ڈالتا ہے. 14[14]

دوسرا اجتماعی فایدہ : معاشرے کو صدقہ کے ذریعہ نابودی سے بچانا

صدقہ اورانفاق کے ذریعہ معاشرے کو نابودی سے بچاسکتے ہیں خدا قرآن مجید میں فرماتا ہے وانفقوا فی سیبل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھکۃ وآحسنوا ان اللہ یحب المحسنین. اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے نفس کو ہلاکت میں نہ ڈالو. نیک برتاو کرو خدا نیک عمل کرنے والوں سے محبت کرتا. 15 ہلاکت کی دو قسمیں ہوتی ہیں. کبھی یہ اسراف سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی بخل سے. اسلام نے دونوں سے روک دیا اور ایک عام قانون بنادیا ہے کہ مالیات کے علاوہ بھی اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا حرام ہے اور جہاد کے لیے بھی انفاق کرنا ضروری ہے مرحلہ جہاد اور انفاق دونوں احسان اور نیکی کی رہبری کرتے ہے کیونکہ مرحلہ احسان سب سے بڑا تکامل انسانی ہے اسلام بھی اسکی طرح زیادہ توجہ دیتا ہے اس آیت میں انفاق کا لفظ آیا ہے اس بات کی طرح اشارہ کرتا ہے انفاق کرنا نیکی اور مہربان ہونے ہے 13 کمک ہای مردمی ص63

تیسرا فایدہ رحمت الہی میں داخل ہونا

انفاق اور کرنے کا فایدہ ہے کہ انسان رحمت الہی دخل ہوتا ہے اور تقرب الہی حاصل کرتا ہے اس وجہ سے خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے ومن الاعراب من یومن باللہ والیوم الاخرہ ویتخذ ما ینفق قربات عند اللہ وصلوات الرسول الا انھا قربۃ لھم سید خلھم اللہ فی رحمۃ ان اللہ غفور رحیم : انھیں اعراب

میں وہ بھی ہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور اپنے انفاق کو خدا کی قربت اور رسول کی دعاءے رحمت کا ذریعہ قرار دیتے ہیں، بیشک یہ ان کے لیے سامان قربت ہے عنقریب خدا انہیں اپنی رحمت میں دخل کرے گا کہ وہ غفور رحیم بھی ہے اور رحیم بھی ہے[15] آغا اسلام میں چند لوگ دیہات زندگی گذارتے تھے انہیں اخلاص کے ساتھ راہ خدا میں انفاق کیا اور ان کی نیت یہ تھی وہ اس کے ذریعہ خدا سے نزدیک ہو جایں اور پیامبر خدا ص کی دعا ان کے شامل حال شامل حال ہو جاے **اس بنا پر انہوں راہ خدا میں انفاق کیا خدا نے وعدہ کیا کہ ہے سید خلھم اللہ فی رحتہ خدا اپنی رحمت الہی میں دخل کر لے گا انکو** اپنی بہشت میں جگہ دلے گا سید خلھم کی عبارت سے سمجھ میں آتا ہے خدا ان کو اپنی رحمت کامل میں جگہ دے گا کیونکہ انکی نیت نیک تھی خدا نے بھی اسکا اجر وثواب زیادہ دیا ہے وہ پیامبر ص کے بارے میں اچھا گمان رکھتے تھے اس وقت وہ لوگ اسلامی تعلیمات سے اچھی طرح واقف نہیں تھے اور تعلیمات پیامبر ص سے بھی محروم تھے اس کے باوجود انفاق کرنے سے گریز نہیں کیا اس کا نتیجہ یہ ہوا وہ لوگ دینا میں بھی سروخ روے اور آخرت میں بھی بہشت انکا مقام قرار پاءے گا۔

چوتھا فایدہ انفاق سے پریشانیاں اور غم غصہ دور ہونا

انفاق کرنے سے غم اور غصہ اور پریشانی دور ہوتا ہے ایک اچھا اثر اور آجر دینا کے ساتھ مربوط ہوتا ہے اور دوسرا اثر اور آجر آخرت کے ساتھ ہوتا ہے جو دنیا کے ساتھ خاص ہے وہ یہ ہے کہ دینا کا غم اور پریشانی ان سے دور ہوتی ہے اس بارے میں خدا نے قرآن میں ارشاد فرماتا ہے الذین ینفقون اموالھم بالیل والنھار سرا وعلانیۃ فلھم آجرھم عندربھم ولا خوف علیم ولا ھم یحزنون : جو لوگ اپنے اموال کو راہ خدا میں رات دن میں خاموشی سے اور اعلان خرچ کرتے ہیں ان کے لیے پیش پرود گار اجر بھی ہے اور انہیں نہ کوی خوف ہو گا اور نہ حزن۔[16]

اور ایک آیت اس کے مثل خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے الذین ینفقون فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون ما انفقوا منا والا اذی لھم آجرھم عندربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون : جو لوگ راہ خدا میں اپنے اموال خرچ کرتے ہیں، اور اس کے بعد احسان نہیں جتاتے اور اذیت بھی نہیں دیتے ان کے لیے پروردگار کے یہاں اجر بھی ہے اور انہیں کسی قسم کا نہ تو خوف ہے نہ حزن سورہ بقرہ آیت 262

انفاق اور صدقہ کے فوایداور آثار حدیث کی روشنی میں

انفاق کے فایدے بہت زیادہ ہیں جو اجتماعی اور انفرادی زندگی میں فایدہ مند ہونے کے ساتھ دینا اور آخرت کو بھی آباد کر دتیے ہیں پیامبر اسلام فرماتے ہے ان الصدقۃ تزید صاحبھا کثرۃ فتصد قوا ترحمکم اللہ. صدقہ دینے سے مال اور دولت میں اضافہ ہوتا اور اس شخص پر خدا کی رحمت ہوتی ہے، لیزا صدقہ دو۔[17]

اور ایک حدیث میں امام صادق علیہ اسلام فرماتے ہیں من تصدق فی یوم آو لیلۃ... دفع اللہ عزوجل عنہ الھدم والسبع ومیتۃ السوء جو بھی رات یا دن میں صدقہ دے خدا اس کو دب کر درندوں سے اور بری موت سے نجات دیتا ہے۔[18]

فایدہ پنجم صدقہ سے تقرب الہی حاصل ہوتی

انسان مومن کوشش کرتا ہے کہ ہر وہ کام انجام دے جو تقرب الہی کا باعث ہو اس کو انجام دینے کی کوشش کرتا ہے اسکو اپنی زندگی میں اصل اور اساس قرار دیتا ہیں خود کو فقیر مطلق سمجھتا ہے اور انسان مومن کی چاہتا ہر وہ کام انجام دینا جس سے رضایت الہی ہو اور خدا نے ہر انسان کی فطرت میں یہ چیز رکھی ہے کہ وہ کمال تک پنھچے اور مومنین کا مقصد اور ھدف یہ ہے کہ ایسے کام انجام دیں جن سے رضایت الہی حاصل ہو اور ایسے کام انجام نہ جو موجب نارضایت پرودگار ہوں اور صدقہ ایسی چیزوں میں

سے جن سے اسیے کام رضایت پروردگار حاصل ہوتی ہے اور گناہ معاف ہوجاتے ہیں، خداوند قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے ان تبدوالصدقات فنعاھی وان تخفوھاوتوتوھا الفقراء فھو خیر لکم ویکفر عنکم سیاتکم واللہ بما تعملون خیبر . اگر تم صدقہ کو علی الان دوگے تو یہ ٹھک ہے اور اگر چھپا کر فقراء کے حوالے کردوگے تو یہ بھی بہت بہتر ہے اور اس کے ذریعہ تمارے بہت سے گناہ معاف ہوجایں گے اور خدا تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔[19]

پس نتجہ یہ ہوگیا کہ صدقہ اور انفاق کے ذریعہ انسان خوشنودی خدا حاصل کرتا ہے اور دنیا اور آخرتمیں اس بڑھ کر اور کوی چیز نہیں، ایمہ ع کے رفتار علمی سے پتہ چلتا ہے کہ وہ انفاق کرنے میں سب سے اگے تھے ایک واقعہ کی طرح اشارہ کرتا ہو اس سے معلوم ہو گا کہ صدقہ اور انفاق کی اسلام کتنی اہمیت ہے۔

شادی کالباس

حضرت فاطمہ س کی شادی کے پر رسول خدا نے جناب فاطمہ کو ایک لباس دیا تھا جو لباس پنھے ہوی تھی اس میں پیوند لگے ہوے تھے اسی موقع پر ایک محتاج ان کے گھر پر آیا اور پرانے لباس کی درخواست کی . جناب فاطمہ سلام علیھا نے چاہا کہ پرانا لباس فقیر کو دیں لیکن فورا خیال آیا کہ خدا فرماتا ہے: لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون اس وقت تک تم نیکی کو حاصل نہیں کرسکتے جب تک اپنی محبوب چیز خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو اس کے بعد اپنا نیا لباس فقیر کو دے دیا۔[20]

حوالاجات

[1] انفاق در قرآن ص16 م ابوفتح عزیزی

[2] القرآن: 57: 7

[3] القرآن: 3: 134

[4] اسلام و کمک ھای مردمی ص 25 .26 م بانوج فرازمند

[5] الكافي (ط-الإسلامية) / ج4 / 2 / باب فضل الصدقة..... ص: 2

[6] بحار انوار ج93 ص669 م علامہ مجلسی

[7] منهاج البراعة في شرح نهج البلاغة (خوئى) / ج21 / 215 / الثامنة والثلاثون بعد المائة من حكمه عليه السلام..... ص: 215

[8] نہج البلاغہ 146

[9] القرآن: 59 : 9

[10] القرآن: 3: 92 نگاھی قرآنی پاک سازی روح ص146 م محمد جواد اسکندرلو

[11] تحقیق پایانی صدقہ در قرآن ص63 م حافظ عباس

[12] القرآن: 7 : 92

[13] تحقیق پایانی ص63م حافظ عباس اف

[14] مجمع البیان ج2ص110م شیخ طوسی

[15]القرآن: 9 : 99

[16]القرآن: 2 : 274 وکتاب انفاق در قرآن کریم ص143 . 142م ابوالفتح عزیزی ابرقیی

[17] وسایل الشیعہ ج15ص275م شیخ حر عاملی

[18] ثواب الاعمال ص140م شیخ صدوق

[19]القرآن: 2 : 271

[20] سورہ ال عمران وریاحین الشریعہ ج1ص106